ادبیات

"آخر کب ......؟"

(جناب شمس نوید صاحب)

یہ شامِ محرم اشک و فغاں ! ـــــ قرنوں کی اندھیری راتوں سے
یوں حال پہ کب تک ٹپکے گا ماضی کا سراسیمہ سایہ ؟
اُس حادثۂ خونیں کی قسم ! اُس حادثۂ خونیں کے لئے
توہین جرائم کارانہ ہے تیرا سرِشکِ بے مایہ !
یہ تیرا سرِشکِ بے مایہ تقدیر کا طوفاں کب ہوگا
آخر تو مسلماں کب ہوگا

کچھ سطح سے اونچا لایا گیا ہر روک پہ چلتے دھاروں کو
ٹھوکر میں سبک گامی کے لئے للکار نہیں تو پھر کیا ہے
لیکن وہ قدم جو ٹھوکر کے ماتم میں ٹھٹک کر رک جائے
وہ عزم و عمل کی گردن پہ تلوار نہیں تو پھر کیا ہے
خود اپنی ہلاکت کاری کی فطرت سے پشیماں کب ہوگا
آخر تو مسلماں کب ہوگا

کرتا ہے ابھی باطل حق کی رگ رگ میں وہی خوں آشامی
رکھی ہے یزیدی طاقت کی تلوار حسینی مرقد میں
اس المیۂ ماضی میں فقط کچھ "خون" مقدس بھینٹ چڑھے
اس المیۂ نو میں پورا اسلام ہے باطل کی زد میں
جس درد کا ماتم کرتا ہے اُس درد کا درماں کب ہوگا
آخر تو مسلماں کب ہوگا